بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۔ ۲۶ احسان ۱۳۶۳ ہش ۔ ۲۶ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۷

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۵ احسان / جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سب سے بڑی لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی:

آنحضورؐ کا زمانہ خیر القرون تھا اس میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا تھا

برکت والی رات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی رات ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اس کو دی گئی ہے آسمان سے نازل ہوتی ہے اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جنبش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہو رہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ سعیدوں کے عقلی قویٰ میں کامل اور مستقیم طور پر وہ جنبشیں ہوتی ہیں اور اشقیاء کے عقلی قویٰ ایک کج اور غیر مستقیم طور سے جنبش میں آتی ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۵-۱۰۷)

"..... اس برکت والی رات سے مراد ایک تو وہی معنے ہیں جو مشہور ہیں اور دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت کی رات ہے اور اس کا دامن قیامت کے دن تک پھیلا ہوا ہے۔ اور آیت فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تمام زمانہ جو قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت کے تحت میں ہے فیوضِ قرآن کریم سے بہت فائدہ اٹھائیگا اور وہ تمام معارف الٰہیہ جو دنیا میں مخفی چلے آتے تھے اس زمانہ میں وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے رہینگے اور نیز آیت فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس زمانۂ بابرکت کے خواص میں سے یہ بھی ہوگا کہ معاش اور معاد کے کل علومِ حکمیہ اپنے اعلیٰ درجہ کے کمالات کے ساتھ ظہور پذیر ہوں گے اور کوئی امرِ حکمت ایسا نہیں رہیگا جس کی تفصیل نہ کی جائے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۲-۵۱۳)

"پہلے معنے لیلۃ القدر کے جو علماء کرتے ہیں وہ بھی مسلّم اور بجا ہیں اور ساتھ ان کے یہ بھی معنے ہیں اور ان دونوں میں کچھ منافات نہیں۔ قرآن شریف ظہر بھی رکھتا ہے اور بطن بھی اور صدہا معارف اس کے اندر پوشیدہ ہیں۔ پس اگر اس عاجز نے تفہیم الٰہی سے لیلۃ القدر کے یہ معنے کئے تو کہاں سے سمجھا گیا کہ پہلے معنوں سے انکار کیا ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر القرون نہیں کہلاتا؟ کیا اس زمانہ کی عبادات ثواب میں بڑھ کر نہیں تھیں؟ کیا اس زمانہ میں نصرتِ دین کے لئے فرشتے نازل نہیں ہوتے تھے؟ کیا روح الامین نازل نہیں ہوتا تھا؟ پس ظاہر ہے کہ (باقی صفحہ ۸ پر)

خاکسار نے گزشتہ دنوں اپنی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ شوکت اہلیہ برادر مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اس دوران مرض میں کچھ افاقہ بھی ہوتا رہا۔ لیکن روبصحت ہونے کی رفتار تسلی بخش نہیں تھی۔ چنانچہ علاج کے لئے انگلستان جانے کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے تھے۔ کہ اچانک ایک خطرناک دورہ پڑا۔ اب پھر ہمشیرہ ہسپتال میں ہیں اور سر کا ایکس رے لے کر تشخیص کی جا رہی ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ شوکت صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور نیکیوں سے بھرپور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین!

(نسیم سیفی ربوہ)

۔ خاکسار کی طبیعت چند ماہ سے بہت گر رہی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

(عزیز الرحمٰن منگلا مربی سرگودھا)

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

فاستبقوا الخیرات

نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۶ احسان ۱۳۶۳ ہش

نہایت وسیع اور ہمہ گیر پیمانہ پر استغفار اور توبہ کی عملی مشق اور اس کے اثرات

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت انسان کی تمام تر اعلیٰ صلاحیتوں اور قوائی کے باوجود اسے فطرۃً کمزور پیدا کیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ پوری احتیاط اور سمجھ بوجھ سے کام نہ لینے کے نتیجہ میں بسا اوقات لغزش کھا جاتا ہے اور گناہوں کا ارتکاب بھی کر بیٹھتا ہے۔ اس کمزوری کو قوت میں بدلنے اور اس کے بُرے اثرات سے بچانے کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ نے استغفار اور توبہ سے کام لینے اور اسے اپنا مستقل شعار بنانے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے ظاہر ہے:۔

(۱) اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ط (ھود آیت ۴)

ترجمہ:۔ اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور توبہ کو لازم پکڑ کے اسی کے ہو رہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے مقررہ وقت تک نعمتوں سے نوازے گا اور ہر ایک نیکی میں بڑھنے والے پر اپنا فضل نازل کرے گا۔

(۲) اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ (ھود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے کامل رجوع اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں انسان فطرتی کمزوری اور اس کے بُرے اثرات سے اس لئے بکلی محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ استغفار اور حقیقی توبہ کرنے والوں کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور آئندہ انہیں بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ استغفار اور توبہ کی اس عظیم الشان افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الزمر آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ اے رسول! تو ان کو ہماری طرف سے کہہ دے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کر کے گناہ کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو (استغفار اور توبہ کرنے والوں کے) سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

جب ہم رمضان کے عظیم مجاہدہ کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر غور کرتے ہیں تو یہ امر منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ یہ بہت وسیع اور ہمہ گیر پیمانہ پر وہی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات ہیں جو استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں ایک مومن کو عام طور پر حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور آئندہ اسے بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے کی توفیق دیتا چلا جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان کے عظیم مجاہدہ کے نتیجہ میں مجاہدہ کرنے والوں کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ان کے اندر نیکیاں بجالانے کی زبردست قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رمضان کے مجاہدہ کے نتیجہ میں تمام گناہوں کی بخشش پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد شاہد ناطق ہے:۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری و مسلم)

جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لئے رکھے اس کے (تمام) گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث میں روزے کو ڈھال قرار دینے سے ثابت ہے کہ رمضان کے مجاہدہ کے نتیجہ میں صرف پچھلے گناہ ہی معاف نہیں کئے جاتے بلکہ مجاہدہ کرنے والا آئندہ گناہوں کے ارتکاب سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ رمضان کا مجاہدہ اس کے لئے ڈھال کا کام دے رہا ہوتا ہے۔ جس سے وہ شیطانی حملوں کا کامیابی سے مقابلہ کر کے ان کے خلاف اپنا دفاع کر رہا ہوتا ہے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت، ذکر الٰہی اور دعاؤں کی کثرت، قیام اللیل نیز اعتکاف کی خصوصی عبادت اور لیلۃ القدر کی تلاش کی وجہ سے اسے نیکیاں بجالانے کی ایسی زبردست توفیق مل رہی ہوتی ہے کہ اس کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون عند اللہ عبادت شمار ہو رہا ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان کے عظیم مجاہدہ کے ذریعہ مومن فی الاصل بہت وسیع اور ہمہ گیر پیمانہ پر استغفار اور توبہ ہی کی عملی مشق کر رہے ہوتے ہیں اور جتنا عظیم یہ مجاہدہ ہے اس کے مطابق ہی اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں۔ اب جبکہ یہ مجاہدہ رمضان کا مہینہ پورا ہونے پر اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اس مجاہدہ کو اس طرح پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے کہ استغفار اور توبہ دائمی شعار کے طور پر ہمارے اندر ایسے راسخ ہو جائیں کہ ہم فطرتی کمزوری اور اس کے منفی اثرات سے محفوظ ہو کر نیکیاں بجالانے کی قوت حاصل کرنے کے لئے ان ذرائع (یعنی استغفار اور توبہ) سے کبھی غافل نہ ہوں بلکہ بشری کمزوریوں اور لغزشوں سے مغفرت طلب کرتے اور اس کے حضور حقیقی توبہ کرتے ہوئے نیکیوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اے خدا تو اپنے فضل سے ہمیں ہر کی توفیق عطا فرما۔ آمین

دوسروں کیلئے دعا کرنے کا فائدہ

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ نافع کی عمر لمبی ہوتی ہے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۴)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یَوْمُ الْفُرْقَانِ

حق و باطل میں امتیاز کرنے والا بیّن نشان آسمانی

جو مختلف ادوار میں ظاہر ہوتا رہا

مکرم نصیر احمد صاحب قمر۔ ربوہ

فرقان کے معنے ہیں:۔

کُلُّ مَا فُرِّقَ بِهٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

ہر وہ امر جس کے ذریعہ سے حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔ (اقرب)

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اسے فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ یعنی ایسے نشانات معجزات عطا کیے جاتے ہیں جن کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز ہو جاتا ہے"

(تفسیر کبیر از سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ سورۃ الفرقان)

لیکن۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء میں سے خاص طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرقان دیئے جانے کا ذکر فرمایا ہے اور اس بیان کو "اِذْ" کے لفظ سے شروع فرما کر اس "الفرقان" کو خاص طور پر یاد دلایا ہے اور اسے ہمیشہ یاد رکھنے اور بار بار اس کا ذکر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے تا وہ لوگ جن کے دلوں میں نیکی اور سعادت کا مادہ موجود ہے اور وہ سچے دل سے ہدایت کے طالب ہیں۔ وہ اس فیصلہ کن نشان سے فائدہ اٹھائیں اور ہدایت کی راہوں کو اختیار کریں۔ فرمایا:۔

وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ

(بقرہ: ۵۴)

اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور فرقان بخشا۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے علاوہ دیئے جانے والے اس "الفرقان" سے کیا مراد ہے؟ اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کو کئی ایسے نشانات و معجزات عطا ہوئے جن میں سے ہر ایک اپنی ذات میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا تھا۔ آپ کو بہت سے آیٰت بیّنٰت دیئے گئے۔ تاہم بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اس جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس "الفرقان" یعنی خاص فیصلہ کن امتیازی نشان کے دیئے جانے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ معجزہ و نشان ہے جس کا ذکر سورۃ بقرہ میں ان الفاظ میں ہے۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ: (بقرہ: ۵۱)

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو پھاڑا۔ پھر ہم نے تمہیں نجات دی اور تمہاری نظروں کے سامنے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔

سیدنا حضرت الحاج حکیم مولانا نور الدین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص ممیّز کامیابی چاہتا ہے۔ اسے فرقان کہتے ہیں۔ موسیٰؑ کو یہ فرقان حاصل ہوا۔

اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔

دشمن ہلاک ہوا۔ اور وہ بھی نظروں کے سامنے" (دروس درس القرآن)

یہ وہ فرقان تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت دیا گیا جب حکومت و بادشاہت کے نشے میں چور، متکبر و مغرور فرعون اپنے تمام حشم و خدم اور فوجی طاقت کے ساتھ غریب اور مظلوم بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلا۔ وہ وقت انتہائی نازک اور پریشان کن تھا۔ سامنے سمندر اور پیچھے فرعونیوں کا لشکر۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والا معاملہ تھا۔ بظاہر نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اب کوئی بنی اسرائیلی بھی بچ نہ سکے گا۔ چنانچہ اس کیفیت کو دیکھ کر بنی اسرائیلیوں نے خلاف اور گھبراہٹ کے عالم میں اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ کا شور بلند کیا اور حضرت موسیٰؑ کو بھی کوسنے لگے۔ تب ایسے خطرناک موقع پر اس خدا نے جو اپنے رسولوں کو کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، یہ عظیم الشان فیصلہ کن نشان دکھایا کہ سمندر میں جزر کی کیفیت ظاہر ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تمام بنی اسرائیلیوں سمیت بحفاظت دوسرے کنارہ پر پہنچ گئے اور جب فرعون اور اس کے ساتھی ان کے تعاقب میں آگے بڑھے تو مشیت الٰہی کے تحت سمندر کا پانی بڑھنا شروع ہوا اور انہیں اپنے سب رفقاء کے ہمراہ نہایت ذلت کے ساتھ بنی اسرائیلیوں کی نظروں کے سامنے سمندر میں غرق کر دیا گیا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۔

ہم کہہ سکتے کہ یہ دن بنی اسرائیل کے لیے ایک "یوم الفرقان" تھا۔ اور یہی وہ عظیم الشان فیصلہ کن نشان ہے جسے ہمیشہ پیش نظر رکھنے اور بار بار اس کا تذکرہ کرنے کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ تا ہدایت کا طالب اس عبرتناک انجام سے فائدہ اٹھائے۔

یہ تو اس "الفرقان" یعنی خاص امتیازی نشان کا مختصر ذکر تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو "الکتٰب" کے علاوہ عطا کیا گیا تھا۔ لیکن ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف یہ کہ متعدد تائیدی معجزات اور حق و باطل میں امتیاز کر دینے والے تین نشانات عطا ہوئے بلکہ آپ پر نازل ہونے والی شریعت کاملہ کو اپنی ذات میں "الفرقان" قرار دیا گیا۔ فرمایا:۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ (فرقان: ۲)

نہایت بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرقان نازل فرمایا۔ تا وہ تمام جہانوں کو (خدا کے عذاب سے) ہوشیار کر دے۔

الغرض قرآن مجید وہ فرقانِ حمید ہے جس کا ایک ایک لفظ حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھلا دیتا ہے۔ یہ وہ قول فیصل ہے جو ہر صداقت کو جانچنے کا ایک قطعی اور محکم معیار ہے۔ یہ وہ محک ہے۔ جو کھوٹے اور کھرے میں تمیز کرتا ہے۔ یہ وہ کلام برحق ہے جو ہر سچائی کے حسن کو نکھارتا اور ہر باطل کی بیخ کنی کرتا ہے۔ سچے اور جھوٹے کا فرق جاننے کے لیے کسی اور فرقان کی ضرورت نہیں۔ یہ کلام پاک اپنی ذات میں ایسے نشانات پر مشتمل ہے جو حق و باطل میں امتیاز پیدا کر دیتے ہیں۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ۔

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نبیوں پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ دوسرے نبیوں کو کتاب اور اس کے علاوہ فرقان ملا تھا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی وہی فرقان تھی۔ تورات اپنی سچائی کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دوسرے معجزات کی تائید کی محتاج تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الہامات دوسرے معجزات کی تصدیق کے محتاج تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اپنی ذات میں فرقان ہے۔ یعنی وہ ایک زندہ اور کامل کتاب ہے۔ اور اگر دوسرے معجزات لوگوں کو بھول بھی جائیں تب بھی وہ اپنی سچائی کا ثبوت اپنے اندر رکھتی ہے اور حق و باطل میں امتیاز کر دیتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان)

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

پس ایک "یوم الفرقان" یہ ہے جس میں ایسا عظیم الشان کلام نازل ہوا جو اعتقادات حقہ اور باطلہ میں تمیز کرتا اور سچ اور جھوٹ کے فرق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس یوم الفرقان کی تعیین کے تعلق میں فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ

(بقرہ: ۱۸۶)

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

پھر فرمایا:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ (القدر: ۱ تا ۵)

ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ عظیم الشان، رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا شے ہے یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ (ہر قسم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرشتے اور (کامل) روح اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور سے کر اترتے ہیں۔

اور سورۃ الدخان میں اس معزز اور قدر والی رات کا یوں ذکر فرمایا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ

(الدخان: ۲)

ہم نے اس (کتاب) کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے کیونکہ ہم گمراہوں کو ہمیشہ سے ہوشیار کرتے آئے ہیں:۔

اور اس مبارک رات کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا۔

فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

(الدخان: ۵-۶)

اس رات میں ہر حکمت والا امر بیان کیا جاتا ہے۔ ہر وہ امر جس کا ہم نے اپنے حضور سے حکم دیا ہے ہم ایسے موقع پر ہمیشہ ہی رسول بھیجا کرتے ہیں۔

پس یقیناً وہ رات جس میں اس نور فرقان کا ظہور ہوا ایک فیصلہ کن رات تھی اور وہ وقت ایک عظیم الشان یوم الفرقان تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یوم غزوہ بدر کو "یوم الفرقان" قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ (انفال: ۴۲)

اور جو ہم نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے دن میں نازل کیا تھا جس دن کہ دو لشکر جمع ہوئے تھے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ چونکہ قرآن مجید کا ایک نام "الفرقان" ہے اور اللہ تعالیٰ نے یوم غزوہ بدر کو یوم الفرقان قرار دیا ہے اور غزوہ بدر ۱۷ رمضان المبارک کو ہوا تھا اس سے معلوم ہوا کہ نزول فرقان حمید کا آغاز ۱۷ رمضان المبارک کو ہوا تھا۔

یہ استدلال کس حد تک درست ہے اور نزول قرآن مجید کا آغاز ۱۷ رمضان المبارک کو ہوا تھا یا ۲۴ کو یا ۲۷ کو یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جس طرح فرقان حمید اس لیے دنیا میں نازل ہوا تھا کہ تا حق اور باطل اور سچ اور جھوٹ کے درمیان کھلا کھلا امتیاز ظاہر ہو۔ اسی طرح غزوہ بدر سے بھی خدا تعالیٰ کی یہی منشاء تھی چنانچہ غزوہ بدر کے ذکر میں فرمایا۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(انفال: ۸-۹)

اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ حق کو اپنے احکام کے ذریعہ پورا کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے تاکہ وہ اس طرح حق کو قائم کر دے اور باطل کو تباہ کر دے خواہ مجرم اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتے ہوں:۔

اگرچہ قرآن کریم نے اپنے مخالفین کو دلائل و براہین کے میدان میں فیصلہ کن شکست دے دی تھی اور انہیں ذلت و ہلاکت کے گڑھوں میں اتار پھینکا تھا۔ اور اس فرقان عظیم کے بعد کسی مزید نشان کی حاجت نہ تھی۔ لیکن جب وہ لوگ جو بیّنہ کے ساتھ حق کا مقابلہ کرنے میں اپنی ہلاکت دیکھتے ہیں اور اس کے باوجود شرارتوں سے باز نہیں آتے اور ظلم و تعدی کا ہاتھ دراز کر کے عملاً حق کو باطل کے ساتھ ملاتے اور حق کو چھپاتے ہیں تو خدا اپنے مومن بندوں کو ایک اور رنگ میں فرقان عطا فرماتا ہے۔ اور ان کی نظروں کے سامنے دشمنانِ حق و صداقت کو ظاہری طور پر بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر خاص کے ماتحت بدر کا یوم فرقان اسی لیے ظاہر فرمایا۔ فرماتا ہے۔

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ

(الانفال: ۴۲) اور اگر تم ان سے وعدہ بھی کرتے تو تم (جنگ کے) وقت کے بارہ میں ان سے اختلاف کرتے لیکن (خدا نے تم کو جمع کر دیا) تاکہ وہ اس بات کو پورا کر دے جس کے کرنے کا اس نے فیصلہ کر دیا تھا (اور یہ نشان اس لیے بھی دکھایا گیا) تاکہ وہ جو دلیل کے ذریعہ سے ہلاک ہو چکا ہے۔ ہلاک ہو جائے اور جو دلیل کے ذریعہ سے زندہ ہو چکا ہے۔ زندہ ہو جائے۔

قرآن مجید نے اس دن سے متعلق بہت پہلے سے خبر دے دی تھی۔ اور یہ امر نہایت دلچسپ اور معنی خیز ہے کہ "یوم الفرقان" سے متعلق اس پیشگوئی کا ذکر بھی سورۃ الفرقان میں کیا گیا ہے جو مکی سورۃ ہے اس سورۃ میں غزوہ بدر سے متعلق پیشگوئی کا ذکر یوں فرمایا گیا ہے

"وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا ۝ اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ یَوْمًا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ۝

(الفرقان: ۲۶-۲۷)

فرماتا ہے تم اس دن کو یاد کرو جبکہ آسمان پھٹ جائے گا اور بادل ہی بادل ظاہر ہو جائیں گے اور کفار کو عذاب دینے کے لیے کثرت سے فرشتے نازل کیے جائیں گے۔ اس دن بادشاہت کافروں سے چھین کر خدا اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔ اور وہ دن کافروں کے لیے بڑا سخت ہوگا۔

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"اس دن کی ایک بڑی علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ اس دن بادل ہی بادل ظاہر ہو جائیں گے۔ یعنی آسمان سے خوب بارش برسے گی اور دوسری علامت یہ بتائی کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کفار کو عذاب دینے کے لیے بڑی کثرت کے ساتھ اتارے جائیں گے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا کہ اس دن خدائے رحمٰن کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور کفار اپنی ہلاکت اور بربادی سے چیخ اٹھیں گے ـــــ یہ عذاب جیسا کہ تاریخی واقعات سے ظاہر ہے کفارِ مکہ پر جنگِ بدر کی صورت میں آیا۔ جسے قرآن کریم نے یوم الفرقان بھی قرار دیا ہے

(انفال ع: ۵)

یہی وہ دن تھا جس میں اللہ تعالیٰ کفار کے بڑے بڑے عمائد کو مکہ سے نکال کر بدر کے میدان میں لایا۔ اور انہیں چند کمزور اور بے سامان مسلمانوں کے ہاتھوں لقمۂ اجل بنا دیا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ عتبہ اور شیبہ اور ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف اور نظر بن حارث اور دوسرے تمام سردار ایک ایک کر کے بدر کے میدان میں آ چکے ہیں تو آپ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

هٰذِهٖ مَكَّةُ قَدْ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا۔

یعنی مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے نکال کر تمہاری طرف پھینک دیئے ہیں۔

مگر چونکہ کفار کا لشکر وادی بدر میں مسلمانوں کے لشکر سے پہلے پہنچ چکا تھا اس لیے اس نے اپنے لیے ایسی جگہ منتخب کر لی جہاں پانی اور گھاس کی کثرت تھی۔ اور جس کی زمین چکنی اور ہموار تھی اور مسلمانوں کو ریت کے ایک ٹیلہ پر اترنا پڑا۔ جہاں نہ تو پانی با فراط مل سکتا تھا اور نہ جانوروں کے لیے گھاس کا کوئی انتظام تھا۔ کفار نے پختہ زمین کا انتخاب اپنے لیے اس لیے کیا تھا کہ لڑائی کی صورت میں جنگی حرکات اس میں آسانی سے ہو سکیں گی اور مسلمانوں کے لیے ریتلا میدان اس لیے چھوڑا گیا تھا کہ جنگ کے وقت ان کے پاؤں ریت میں دھنس دھنس جائیں گے۔ مگر وہ خدا جس نے یہ خبر دے رکھی تھی کہ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ اس نے راتوں رات جنگ کا اس طرح پانسہ پلٹا کہ خوب بارش ہوئی جس کے نتیجہ میں ایک تو مسلمانوں نے حوض بنا کر پانی جمع کر لیا۔ اور پھر اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بارش کی وجہ سے ریتلا میدان ایک جما ہوا پختہ میدان بن گیا اور کفار کا پختہ میدان پھسلویں زمین بن گیا اور اس کے سپاہیوں اور گھوڑوں کے لیے مسلمانوں کا جم کر مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے تائید کے لیے اپنے ملائکہ بھی نازل فرمائے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً بھی دیدی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ۔ (انفال ع)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے التجائیں کرتے تھے۔ کہ وہ تمہاری مدد کے لیے آسمان سے اترے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو سنا اور اس نے تمہیں بشارت دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا جن کا لشکر کے بعد لشکر بڑھ رہا ہوگا.....

پھر فرماتا ہے۔

اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ

اس دن بادشاہت سچ مچ خدائے رحمان کے قبضہ میں نظر آئے گی۔ کیونکہ اس دن خدائے رحمٰن کی وہ بات پوری ہوئی جو اس نے سالہا سال پہلے مکہ میں سنا دی تھی کہ

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (سورۃ العلق ع ۱)

اگر یہ کفار اسلام کی مخالفت سے باز نہ آئے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو جن کی پیشانی ہمیشہ خدائے واحد کے آستانہ پر جھکی رہتی ہے اسی طرح مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے رہے تو وہ یاد رکھیں کہ ہم بھی ایک دن ان کی جھوٹی اور خطاکار پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر نہایت سختی کے ساتھ گھسیٹیں گے۔ چنانچہ جب بدر کی جنگ ختم ہوئی تو ابوجہل اور دوسرے سردارانِ قریش کو جو مسلمانوں کے ہاتھوں نہایت ذلت کے ساتھ ہلاک ہوئے تھے سر کے بالوں سے گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ اور لات و منات اور ہبل کے پجاری خدائے واحد کی قہری تلوار کا نشانہ بن گئے.....؟

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض غزوۂ بدر کے ذریعہ سے حق و باطل کے درمیان ایک کھلا کھلا امتیاز قائم کر دیا گیا اور یہ فیصلہ کن نشان ان دشمنان حق و صداقت کے خلاف ظاہر ہوا۔

- جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔
- اور جو اپنے گھروں سے لوگوں کو (اپنی بہادری اور دینی غیرت) دکھانے کے لیے تکبر کرتے ہوئے نکلے تھے۔ (انفال: ۴۸)
- ان دشمنوں پر خدا کا عذاب اس لیے نازل ہوا کہ وہ لوگوں کو عزت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) سے روکتے تھے۔ (انفال: ۳۵)
- انکی نمازیں بے مغز اور بے حقیقت تھیں۔ خدا کے گھر کے پاس ان کی عبادتیں صرف یہ تھیں کہ وہ سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے تھے۔ (انفال: ۳۶)
- یہ اپنے اموال اس لیے خرچ کرتے تھے تا وہ لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکیں۔ سو خدا نے چاہا کہ یہ خوب خرچ کریں پھر انکا یہ خرچ ان کے لیے حسرتوں کا موجب بن جائے پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں اور انجام کار انہیں جہنم کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے۔ (انفال: ۳۷)
- اور یہ نشان اس لیے ظاہر ہوا۔

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

(انفال: ۳۸)

ترجمہ: تا کہ اللہ خبیث کو طیب سے ممتاز کر دے اور خبیث چیزوں کے بعض حصوں کو بعض کے اوپر رکھ دے، پھر سب کو ایک ڈھیر کی صورت میں بنا دے اور پھر اس (سارے ڈھیر) کو جہنم میں جھونک دے (سنو) یہی (لوگ) گھاٹا پانے والے ہیں۔

اگرچہ غزوہ بدر کے بعد اور بھی غزوات ہوئے اور خوب سخت سخت لڑائیاں ہوئیں اور مسلمانوں پر بعض نازک مواقع بھی آئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے صرف اس جنگ (غزوہ بدر) کو یوم الفرقان فرمایا ہے۔ وہ کیا بات تھی کہ جنگ بدر یوم الفرقان کہلائی؟ ـــــ اسکا جواب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اس سوال کے جواب میں بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے۔ اور وہ یہ ہیں۔ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِينَ واقعی اس دن کفار کی جڑ کٹ گئی یعنی جنگ بدر کی ضرب کفار کی جڑ پر لگی اور وہ ٹکڑے ہو گئی۔ اگر یہی ضرب بجائے جڑ کے شاخوں پر لگتی تو خواہ اس سے کتنا گنا زیادہ نقصان کرتی۔ وہ نقصان اس نقصان کے مقابلہ میں ہیچ ہوتا، لیکن جڑ کی ضرب نے ہرے بھرے درخت کو دیکھتے دیکھتے ایندھن کا ڈھیر کر دیا۔ اور صرف وہی شاخیں بچیں جو خشک ہونے سے پہلے دوسرے درخت سے پیوند ہو گئیں۔ پس بدر کے میدان میں قریش کے نقصان کا پیمانہ یہ نہیں تھا کہ کتنے آدمی مرے بلکہ یہ تھا کہ کون کون مرے۔ اور جب ہم اس نقطہ نگاہ سے قریش کے مقتولین پر نظر ڈالتے ہیں تو اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ بدر میں فی الواقعہ قریش کی جڑ کٹ گئی۔ عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف اور ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث وغیرہ قریش کی قومی زندگی کی روح رواں تھے۔ اور یہ روح بدر کی وادی میں قریش سے ہمیشہ کے لیے پرواز کر گئی اور وہ ایک قالب بے جان کی طرح رہ گئے۔ یہ وہ تباہی تھی جس کی وجہ سے جنگ بدر یوم فرقان کے نام سے موسوم ہوئی۔"

(سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حصہ دوم ص ۱۶۴)

قرآن مجید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ محض ماضی کے حقائق ہی بیان نہیں کرتا اور انسان کو کسی گزشتہ زمانہ میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشانات کے حسین تصورات کی دنیا میں کھونے نہیں دیتا بلکہ ان حقائق کے ذریعہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کی پیشگوئی بھی فرماتا ہے۔ یہ وہ سدا بہار شجرہ طیبہ ہے جو ہر دور اور ہر زمانہ میں اپنے تازہ اور شیریں پھل دیتا ہے۔ اور اپنے سچے مومنین کو تازہ بتازہ نشانات و معجزات کے ذریعہ سے دنیا میں غالب کرتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ جہاں قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کئے جانے والے فرقان کا ذکر فرمایا۔ وہاں قیامت تک آنے والے تمام سچے مومنوں کو یہ بشارت دی کہ اگر وہ تقویٰ اللہ پر قائم ہو جائیں گے۔

مصائب و آلام کے دور میں خدا کو اپنی سپر اور ڈھال بنائیں گے۔ اسے اپنے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیں گے تو خدا ان کے لیے بھی ایسا ہی فرقان ظاہر فرمائے گا۔ دیکھئے قرآن پاک کے یہ الفاظ مومنوں کے ایمان کو کیسے تقویت بخشنے والے ہیں۔ فرمایا۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا۔ (انفال: ۳۰)

کہ اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لیے بھی فرقان ظاہر فرمائے گا۔

پس اگر ہم تقویٰ اللہ کو اختیار کرنے والے ہو جائیں تو آج بھی حق و باطل میں امتیاز کرنے والا فیصلہ کن نشان ظاہر ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں باطل پرستوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔

پس آئیے ہم اپنے رب سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے حقیقی تقویٰ نصیب فرمائے اور اس امر کی توفیق بخشے کہ ہم اس کی حفاظت میں اور آگے قدم بڑھائیں اور کامل طور پر اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس کی ڈھال کے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔

امرِ فیصل از جنابِ خود نما
تا شود قطعِ نزاع و فتنہ ہا

جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ..... فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

(بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں ..... پھر آپؐ نے فرمایا۔ کان کھول کر سن لو جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

جھوٹ بولنا بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ خدا پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ وہ جھوٹ پر بھروسہ کرتا ہے اور اسے خدا کی مانند خیال کرتا ہے۔ جس سے شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔ کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچ بولنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عید کی حقیقی خوشی

پیارے اطفال بھائیو! عید کی حقیقی خوشی اس بات میں ہے کہ ہم اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔

(سیکرٹری خدمت خلق۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ بٹوا

خاکسار کے ایک عزیز کا بٹوا جس میں کچھ نقدی اور کچھ ضروری کاغذات تھے گولبازار میں موٹر سائیکل سے گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو یا کچھ علم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

(رانا وسیم احمد صاحب دفتر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

درخواست دعا

میری بہن عزیزہ انیس شہناز (مقیم لاہور) کے سب بچے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور بڑے بیٹے عزیزم لطف الرحمٰن تبعارضہ یرقان بیمار ہیں نیز خاکسار کو گردوں کی تکلیف ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے (آمین)

(نوزیہ بیگم بنت خواجہ محمد امین سمبڑیال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ احادیث نبویہ کے مطابق یہ عشرہ بعض غیر معمولی اہمیت والی برکات کی وجہ سے بہت اہم اور مبارک عشرہ قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:۔ کہ "جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں ایسی کوشش نہ کرتے تھے۔"

نیز فرماتی ہیں:۔

"اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰ لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ"

یعنی جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

آخری عشرہ کے متعلق احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

آخری عشرہ کی ایک اور اہم برکت لیلۃ القدر کے نام سے معروف ہے جس کے بارے میں اکثر احادیث یہ ظاہر کرتی ہیں کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنا چاہیئے۔ اور لیلۃ القدر کی فضیلت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ کہ اس رات میں انسان کی منہ مانگی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

پھر ایک روایت میں یہ ذکر ہے۔ جس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپؐ کی امت کی بخشش رمضان کی آخری رات میں کی جاتی ہے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، لیکن کام کرنے والے کو اس کے کام کی پوری اجرت دی جاتی ہے جب وہ اپنے کام کو پورا کر چکتا ہے (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت، درمیان میں مغفرت، اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے۔" (رواہ بیہقی)

یہ ساری احادیث جو بیان کی گئی ہیں سب اس امر پر متفق ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ کی غیر معمولی اہمیت اور فضیلت ہے۔ اور یہ احادیث تقاضا کرتی ہیں کہ رمضان کے اس آخری عشرہ کے ایک ایک لمحہ کو اس احساس اور جذبہ کے ساتھ گزارا جائے کہ گزشتہ کی تلافی ہو آئندہ کے لئے خیر و برکت اور نجات کا حصول یقینی ہو اور رمضان کی جو اصل غرض ہے کہ انسان اپنے خدا کا حقیقی قرب پالے۔ ایسا قرب جہاں اسے اپنا مولیٰ اپنا خالق و مالک پروردگار انی قریب، انی قریب کی آواز سے تسلی دے رہا ہو اور انسان اپنے خدا کے مقربین میں شامل ہو جائے۔

(محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جون بمقام البیت الاقصیٰ سے ایک اقتباس)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہوگا (انشاء اللہ) پرچے عنقریب تمام مجالس کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ناصرات تیاری مکمل کر لیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

اُذْكُرُوْا مَوْتٰكُمْ بِالْخَيْرِ

میرے ماموں جان

میرے ماموں جان چوہدری غلام احمد (مرحوم) موضع مانگا حال کرشن نگر لاہور ماہ اپریل ۱۹۸۴ء کے آخری ہفتہ میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت آپکی عمر ۸۲ سال تھی۔

وفات یافتہ بزرگوں کا ذکر خیر کرنا ایمان کی تازگی کا موجب ہے۔ مرحوم نے اپنا بچپن گاؤں میں ہی گزارا۔ آپ زمین دارہ گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ شروع میں لاہور پھر قادیان چلے گئے۔ شادی کے بعد اپنے بیوی بچوں کو قادیان میں رکھا۔ ایک دفعہ خاکسار نے ان سے سوال کیا ہمارے گاؤں میں احمدیت کب اور کس طرح آئی تو فرمانے لگے۔

"میں خوش قسمت باپ کا بیٹا ہوں کہ میرے والد قریبی قصبہ چونڈہ میں کسی کام کی غرض سے گئے تو وہاں ایک ہجوم دیکھا وہاں گئے تو پتہ چلا کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب چانگریاں والے احمدیت کے موضوع پر تقریر فرما رہے ہیں تو میرے والد صاحب نے مولوی صاحب کو کہا مولوی صاحب آپ ہمارے گاؤں بھی تشریف لاویں۔ دوسرے دن مولوی صاحب ہمارے گاؤں آئے تو والد صاحب نے سارے گاؤں کو اکٹھا کر لیا۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد والد صاحب نے اسی مجلس میں احمدی ہونے کا اعلان فرما دیا۔ اسی سال ۱۹۰۲ء میں جب میں پیدا ہوا تو میرا نام غلام احمد رکھ دیا۔"

مرحوم اپنے دل میں سلسلہ کی غیرت اور درد رکھتے تھے۔ نماز۔ روزہ کے پابند تھے۔ نافلہ تہجد اور قرآن کریم کی تلاوت میں کبھی ناغہ نہ کیا۔ آپ اپنے رشتہ داروں سے بڑی محبت شفقت سے پیش آتے تھے۔ تقریباً سال میں تین چار دفعہ گاؤں آکر احباب جماعت کو ملتے اور گاؤں میں موجود غریب اور بیواؤں کی حسب استطاعت مالی مدد بھی فرماتے تھے۔

مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے اور کہا کرتے کہ اللہ میاں ہمیں جو کچھ دے گا اس میں سے اپنا گزارہ کرنے کے بعد جو بچے گا سب چندہ میں دیں گے اور آپ نے عملاً ایسا ہی کیا اور ساری عمر لاہور میں مکان بھی نہیں بنوایا۔

ایک دفعہ میرے اصرار پر فرمانے لگے، مکان تو ہمیں ایسا بنانا چاہیے جس میں ہم ہمیشہ رہیں گے۔ اس دنیا میں تو مکان کرائے پر بھی مل سکتا ہے۔ لیکن آخرت کے لئے کچھ جمع کرنا چاہیئے۔

آپ دونوں میاں بیوی موصی تھے۔ ممانی صاحبہ تو پہلے ہی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو بھی وہیں جگہ عطا فرمائی (الحمد للہ)۔

آپ ہمیشہ سفید لباس۔ سفید پگڑی پہننا پسند کرتے تھے۔ آپ کے چہرہ پر دلکش چمک تھی اور بڑے ہنس مکھ تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد اور ہمیں سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ریٹائرڈ رسالدار چوہدری محمد شریف صاحب)

تحریک جدید اور لجنات

۲۹ رمضان المبارک کو سو فیصد چندہ دہندگان تحریک جدید کی دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ امید ہے لجنات اس طرف توجہ دے رہی ہوں گی اور کوشش کریں گی کہ ان کا چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا ہو جائے۔

۲۷ جون تک سو فیصد چندہ دہندگان کی فہرست دفتر وکیل المال اول میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

۲۸ جون ـــــ مالی سال رواں کی آخری تاریخ: ناظر بیت المال (آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ -
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں -
سیکرٹری مجلس کارپرداز (ربوہ)

مسل ۲۵۵۵۴

میں محمد بی بی بیوہ محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱- حق مہر ۲۵ - ۳۲ روپے
۲- نقد چھ ہزار روپے ترکہ خاوند مرحوم
اسوقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت گزارہ پسران خود مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— الاعلان —

محمد بی بی بیوہ محمد بخش صاحب محلہ نواں لوک ساہیوال ضلع سرگودہا
گواہ شد نمبر ۱- محمد شریف محلہ نواں لوک ساہیوال ضلع سرگودہا - گواہ شد نمبر ۲- حیات محمد محلہ نواں لوک ساہیوال ضلع سرگودہا

مسل ۲۵۵۵۵

میں لطیف الرحمٰن ولد حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -

۱- ڈیفنس سرٹیفکیٹ ۵۸۰۰۰/- روپے
۲- پرائز بانڈ دس ہزار روپے کے
اسوقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— الاعلان —

لطیف الرحمٰن ولد حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری سی-۱۲۶ سیکرٹ جی - ۱۱ نارتھ ٹاؤن شپ کراچی
گواہ شد نمبر ۱- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد نمبر ۲ محمد غیاث قریشی
وصیت نمبر ۱۶۵۴۳

مسل ۲۵۵۵۶

میں ثریا لطیف زوجہ لطیف الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -

۱- مکان -/۲۹۰۰۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی ۱/۲ ۳ تولہ مالیتی -/۲۷۰۰۰ روپے
۳- انگوٹھی دو عدد بمعہ ڈائمنڈ مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے
کل جائیداد = -/۳۱۹۰۰۰ روپے
اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— الاعلان —

ثریا لطیف زوجہ لطیف الرحمٰن صاحب سی ۱۲۶ سیکرٹ جی - ۱۱ نارتھ ٹاؤن شپ کراچی
گواہ شد نمبر ۱ - صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد نمبر ۲ - لطیف الرحمٰن خاوند موصیہ

مسل ۲۵۵۵۷

میں سکینہ بیگم زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -

۱- حق مہر پانچسو روپے
۲- طلائی کانوں کی بالیاں وزنی چھ ماشہ مالیتی -/۱۱۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

الاعلان

سکینہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مکان نمبر ۸ وارڈ ۲ علی پور ضلع مظفر گڑھ - گواہ شد نمبر ۱ نثار احمد خان مربی سلسلہ احمدیہ
گواہ شد نمبر ۲- طارق محمود S.D.O واپڈا الیکٹرک سٹی مظفر گڑھ

موسم گرما کی تعطیلات اور وقفِ عارضی

پروفیسرز، اساتذہ اور طلبہ کیلئے خدمتِ دین کا سنہری موقعہ

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں - وہ ضرور وقفِ عارضی پر جائیں - اُن کا علم بڑھے گا - وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی - اور نوجوان اُن کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا"

آج کل اکثر سکول اور کالج موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے بند ہیں۔ پروفیسر صاحبان، لیکچرار حضرات، اساتذہ کرام اور طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کم از کم پندرہ دن خدمت دین کے لئے اپنے رب کے حضور پیش فرمائیں اور وقف عارضی کی مبارک تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اپنے نام پُر کرکے جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کی

ایک خواہش

حضور رحمہ اللہ نے وقف جدید کی تحریک کا اعلان ۲۷ دسمبر ۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے دن فرمایا۔ اس تاریخی خطاب میں حضور نے وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد کے بارہ میں ارشاد فرمایا:-

"اگر خدا چاہے اور ہمیں ایک لاکھ آدمی اس سکیم میں چندہ دینے والا مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ قریباً ایک ہزار معلم رکھا جاسکتا ہے"۔

(فرمودہ ۲۷ دسمبر ۵۷ء)

احباب کرام اپنے آقا سیدنا حضرت فضل عمر (نور اللہ مرقدہٗ) کی خواہش کے احترام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقفِ جدید کے چندہ دہندگان میں شامل ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادات کا حکم خدا تعالیٰ کے فائدے کے لیے نہیں بلکہ خود انسان کے فائدہ کیلئے دیا گیا ہے

عبادت کی غرض صرف یہ ہے کہ فطرت کے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کر کے انسان کو مکمل بنایا جائے

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سورۃ بقرہ کی آیت یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا ..... لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ کی پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ عبادت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسان فطرت صحیحہ کی رہنمائی میں ترقی کر سکے اور ظاہر ہے کہ فطرت کے مطابق صحیح رہنمائی وہی کر سکتا ہے۔ جو فطرت انسانی کی تمام جزئیات سے واقف ہے۔ اور وہ خالق ہی کی ہستی ہو سکتی ہے نہ کہ کسی اور کی لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ سے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ عبادت کا حکم کسی ایسی غرض کے لئے نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا فائدہ ہو بلکہ عبادت کا حکم خود انسان کے فائدے کے لئے دیا گیا ہے اور اس کی غرض صرف یہ ہے کہ فطرت کے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کر کے انسان کو مکمل بنایا جائے .....

تتقون کے معنے یہ ہوئے کہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو یعنی خدا تعالیٰ کی مدد سے تباہیوں سے بچ جاؤ اور وہ تمہارا ذمہ دار ہو جائے جس طرح دنیوی رہنما انسان کو جنگل یا نادیدہ راستوں سے صحیح اور بے تکلیف نکال کر لے جاتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ تم کو زندگی کی الجھنوں اور پریشانیوں سے صحیح سلامت بچا کر لے جائے .....

تتقون میں جہاں ایسے امور سے بچنے کے معنے نکلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلق کو لگاؤ دیتے ہیں۔ وہاں اس سے ان امور سے بچنے کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے جو بندوں کے باہمی تعلقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبادت الٰہی ایسے امور میں غلطی کرنے سے بھی انسان کو بچاتی ہے جو شخص خدا تعالیٰ کو اپنا رب سمجھنے لگے ضرور ہے کہ وہ اس کے بندوں سے بھی اچھا تعلق پیدا کرے گا اور پھر یہ بھی لازم ہے کہ وہ بندوں پر ظلم نہیں کرے گا۔ کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنا لے گا اس کی نظر اپنی سب ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ پر ہی پڑے گی۔ خصوصاً جب کہ وہ اس کے رب ہونے پر ایمان رکھتا ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنی سب ضرورتوں کا کفیل سمجھے گا وہ بندوں کے اموال پر نظر نہیں رکھ سکتا اور نہ اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے ان کے مالوں میں خیانت کر سکتا ہے نہ ان پر ظلم کر سکتا ہے۔ پس تتقون کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اگر تم رب کی عبادت اخلاص اور یقین کے ساتھ کرو گے تو آپس کے ظلموں سے بھی بچ جاؤ گے اور دنیا میں بھی امن قائم ہوگا۔ صحابہ کرامؓ اپنے رب کے بندے بن گئے تھے۔ دیکھو ان کی حکومت میں دنیا کو کس قدر امن ملا حتیٰ کہ دشمن تک ان کے نیک سلوک کے معترف ہوئے اور آج تک ابوبکرؓ اور عمرؓ کی حکومت کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶)

"ارشادات عالیہ" (بقیہ صفحہ اوّل)

لَیْلَۃُ الْقَدْر کے تمام آثار و انوار و برکات اُس زمانہ میں موجود تھے۔ ایک ظلمت بھی موجود تھی جس کے دُور کرنے کے لئے یہ انوار و ملائک اور رُوحُ الْاَمِیْن اور طرح طرح کی روشنی نازل ہو رہی تھی پھر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس مقدس زمانہ کا نام بھی الہام الٰہی سے لَیْلَۃُ الْقَدْر ظاہر کیا گیا تو اِس سے کونسی قباحت لازم آ گئی؟"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۰ - ۴۲۱)

پیارے اطفال بھائیو اور بہنو!

زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود بھی مقالے میں شریک ہوں اور دوسروں کو بھی اس نیک کام کی تحریک کریں۔ مقالہ مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ یکم جولائی ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد مرکز میں پہنچنے والے مقالے مقابلہ میں شامل نہ ہو سکیں گے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مکرم انیس الرحمان صاحب مربی سلسلہ نے عزیزم کیپٹن (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نیاز احمد خان۔ ایم بی بی ایس (ایم ڈی) کا نکاح عزیزہ محترمہ مسرت ندیم بی۔ اے دختر مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان کے ساتھ بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۸۴ء مبلغ پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰/-) روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین!

(غلام حیدر خان صدر جماعت احمدیہ شادن لنڈ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان)

ولادت

میرے بھانجے عزیزم ملک صفی اللہ خاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۰ جون کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خانصاحب کی پوتی اور چوہدری خورشید عالم صاحب بٹ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صاحب قسمت و عمر اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ایمن یو شروت: بنت حکیم دین محمد صاحب احمدی مرحوم دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

ھوالشافی
اہلِ ربوہ کیلئے خوشخبری
زنانہ، بچگانہ امراض کی ماہر (لیڈی ڈاکٹر مسز ظفر اللہ خان) کی زیر نگرانی میٹرنٹی ہوم میں ایڈمیشن کی سہولیات۔ ایمرجنسی میں ۲۴ گھنٹے طبی سہولت۔
ذلیشان کلینک اینڈ میٹرنٹی ہوم
اقصیٰ روڈ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

کھلے شیمپو ہر قسم کے ہمارے پاس دستیاب ہیں:
— سٹاکسٹ —
آرسیکو ٹریڈرز
گول صابن والا فیصل آباد فون ۲۸۲۱۵